www.KitaboSunnat.com

رفتگان

پروفیسر ثریا بتول علوی

والد مرحوم کے سوانح حیات

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی کی شخصیت اور ان کی خدمات قارئین کے لیے کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ وہ محدث کے بانیوں اور مستقل لکھنے والوں میں سے تھے اور مجلس ادارت میں کافی عرصہ رونق افروز رہے۔ جدید اور معرکہ آراء عنوانات پر آپ کے رشحاتِ فکر ہمیشہ سے قارئینِ محدث کی علمی پیاس بجھاتے رہے۔

جدید دنیا میں جب کہ پرانی روایات کی جگہ نئے طور طریقے لے رہے ہیں اور مغربی طرزِ زندگی بزرگوں کی مسلمہ روایات کے آثار مدھم کر کے اپنے قدم جما رہی ہے' اس امر کی شدید ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ نامور بزرگوں کی یادوں کو تحریر میں محفوظ کرلیا جائے، ان کے زندگی گزارنے کے اصول و قواعد ضبطِ تحریر میں لائے جائیں تاکہ نئی نسل اور جدید مرعوب ذہن اپنی قدیم روایات کو ترک کر کے جدید طور طریقے اپنانے میں اس قدر جلدی کا مظاہرہ نہ کریں بلکہ ہر قدم اٹھانے سے پہلے سوچ لیں کہ اس کے نفع و نقصان کا تناسب کیا ہے۔

یہ امر واضح ہے کہ ہمارے بزرگوں میں سے اکثر اسی طرز زندگی کے آئینہ دار رہے ہیں جو زیر نظر تحریر میں دکھائی دے رہی ہے لیکن بعض روشن مثالیں اور دینی تناظر میں اُن کی یادگار خدمات ولوں کو ایک نیا ولولہ بخشتی ہیں۔

مرحوم کی علمی خدمات اور محدث سے گہرا تعلق اس کا متقاضی ہے کہ آپ کی علمی خدمات کو ان صفحات پر اجاگر کیا جائے۔ اس مضمون میں ان کی بعض ذاتی اور نجی یادوں کو بھی حذف نہیں کیا گیا، یہاں اس بات کا تذکرہ بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ابتدائی سالوں میں مولانا کیلانی مرحوم کے کتابت اور طباعت کے تجربے سے ہی محدث کی اشاعت ہوتی رہی۔ اسی طرح ۱۹۷۰ء میں محدث کے اجراء کے بارے میں پررونق مجلسیں آپ کی رہائش گاہ پر ہی ہوتی رہیں۔ مرحوم کی کافی کتب کی اشاعت کا اعزاز بھی ادارہ محدث کے حصے میں آیا بلکہ بعض کتب کو تو خاص نمبر کی صورت میں بھی شائع کیا گیا۔ اسی طرح محدث میں طبع ہونے والے آپ کے مضامین اور محدث کے اٹھائے گئے سوالات اور نکات کی روشنی میں ہی آپ نے بعض مستقل کتب ترتیب دیں۔ محدث کے حوالے سے یہی وہ علمی دینی اور تحقیقی خدمات ہیں جنھوں نے آپ کی یاد میں کچھ خصوصی مضامین کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاعت پر مجبور کیا جن میں سے اکثر محدث شمارہ جولائی ۹۶ء میں چھپ چکے ہیں۔
ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ مولانا مرحوم کو سرفرازی عطا فرما کر جنت میں اپنا قرب نصیب فرمائے ---آمین!
زیر نظر سوانحی خاکہ مرحوم کی بڑی بیٹی محترمہ مسز ثریا علوی کا ہے جو اپنے والد گرامی کی طرح عالمہ فاضلہ خاتون ہیں اور بہت سے اہم موضوعات پر دادِ تحقیق دے چکی ہیں۔ "محدث" میں آپ کے مقالات ومضامین بھی اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اللہ انہیں والد کی علمی میراث سے فیض یاب ہونے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے —— (ادارہ)

میرے والد محترم ممتاز عالم دین، مشہور محقق و مصنف اور مفسر قرآن تھے۔ —— یعنی مولانا عبد الرحمن کیلانی مرحوم —— ۱۸ دسمبر ۱۹۹۵ء کو بروز پیر نماز عشاء باجماعت ادا کرتے ہوئے مسجد میں عین سجدہ کی حالت میں داعئ اجل کو لبیک کہہ گئے —— انا للہ وانا الیہ راجعون

اس دنیائے فانی میں جو بھی آیا ہے، راہئ ملک عدم ہونے کے لئے ہی آیا ہے مگر خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو دنیا کے اس مختصر قیام کے دوران ایک عالم کو فیضیاب کرجاتے ہیں۔ جو حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو حسن توازن کے ساتھ بغیر کسی افراط وتفریط کے بحسن وخوبی ادا کرتے ہوئے اپنے رب سے جا ملتے ہیں۔ والد مرحوم و مغفور بھی انہی خوش نصیبوں میں سے ایک تھے۔ اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه —— وہ مسلک کے لحاظ سے اہل حدیث تھے۔ ساری زندگی شرک وبدعت اور غلط رسم ورواج سے عملاً اور تحریراً برسرپیکار رہے۔

آباؤ اجداد

مولانا مرحوم کے آبائی گاؤں کا نام حضرت کیلیانوالہ ہے۔ جو گوجرانوالہ کا ایک قدیم مضافاتی دیہات ہے۔ یہ فن خطاطی کا قدیم مشہور مرکز ہے۔ اسی گاؤں کی نسبت سے اس گاؤں کے لوگ کیلانی کہلاتے ہیں۔ ابا جان مرحوم کی آٹھویں پشت میں جد امجد قاضی حاجی محمد عارف صاحب تھے۔ وہ مغل شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر (۱۶۵۸ء تا ۱۷۰۷ء) کے عہد میں یہاں سرکار کی طرف سے قاضی مقرر ہو کر آئے تھے۔ بعد ازاں انہوں نے یہاں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ ان دنوں حضرت کیلیانوالہ ایک اچھا خاصا قصبہ تھا۔

حاجی قاضی محمد عارف صاحب عالم دین بھی تھے اور خوشنویس بھی۔ یہ دونوں چیزیں ان کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندان میں نسلاً بعد نسل چلتی رہیں۔ ان کی نسل میں سے چھٹی پشت میں ابا جان کے والد محترم جناب مولوی نورالٰہی مرحوم تھے، جو عالم باعمل بزرگ اور فن کتابت میں یگانہ روزگار تھے۔ انہوں نے زیادہ تر قرآن پاک اور حدیث شریف ہی کی کتابت کی۔ بلکہ ان کا ترجمہ بھی خود ہی لکھتے تھے۔ ان کی کتابت کے نمونے لاہور کے عجائب گھر میں نمبر۱۹۹ اور نمبر۲۰۰ کے تحت اب بھی محفوظ ہیں۔

جناب مولوی نورالٰہی مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹوں سے نوازا تھا اور چاروں نے خاندانی روایت کے مطابق کتابت ہی کو ذریعہ معاش بنایا مگر جو مہارت اور طبع زاد ذہانت اللہ تعالیٰ نے مولانا عبدالرحمٰن کیلانی صاحب کو عطا کی تھی، وہ کسی دوسرے بھائی کے حصہ میں نہ آسکی۔

پیدائش اور بچپن

عبدالرحمٰن کیلانی ولد نور الٰہی حضرت کیلیانوالہ میں ۱۱ نومبر ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ذہانت سے نوازا تھا لہٰذا اپنے سارے تعلیمی دور میں ہر کلاس میں نمایاں اور ممتاز رہے۔ نیز انعامات اور وظائف حاصل کرتے رہے۔

پرائمری اور مڈل دونوں بورڈ کے امتحانوں میں وظیفہ حاصل کیا۔ ساتویں کلاس میں "اتحاد و اتفاق میں برکت ہے" کے موضوع پر مضمون لکھ کر پورے پنجاب بورڈ میں سے اول انعام حاصل کیا۔ اس کے بعد انہوں نے گوجرانوالہ میں دینی تعلیم کا آغاز کیا۔ یہ تعلیم عرصہ پانچ سال تک جاری رہی۔ ساتھ ہی ۱۹۴۱ء میں گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ سے میٹرک کا امتحان نمایاں پوزیشن میں پاس کرلیا۔ ۱۹۴۳ء میں ان کے والد کا انتقال ہوگیا تو گھریلو حالات کی بنا پر انہیں جلد ہی کسب معاش کی طرف توجہ دینا پڑی۔

فوجی ملازمت

۱۹۴۴ء میں فوجی ملازمت کی خاطر ملٹری کا امتحان دیا۔ اس میں اول آئے تو ممتحن بریگیڈیئر نے کہا اگر داڑھی منڈوا دو تو تمہیں بریگیڈ میں بھیج دیا جائے گا۔ مگر آپ نے انکار کردیا۔ تو انہیں عام لوگوں کی طرح بطور کلرک حوالدار بھرتی کرکے راولپنڈی بھیج دیا گیا۔ وہاں ٹریننگ کے دوران مزید دو امتحانوں میں اول آئے مگر داڑھی نہ منڈوانے کی بنا پر اسی کمپنی میں بطور Pay Clerk ہی کام کرنا پڑا۔ دو سال پنڈی میں کام کرنے کے بعد ان کا تبادلہ پونا میں کردیا گیا۔ ۱۹۴۶ء کے آخر میں پونے تین سال کی سروس کے بعد آپ نے فوجی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔

 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعفیٰ کی دوسری وجہ اس سے بھی عجیب تھی۔ بطور حوالدار کلرک ایک شخص کی پچھلی پانچ چھ ماہ کی رکی ہوئی تنخواہ آپ نے اسے دلوا دی تو وہ بڑا خوش ہوا اور کچھ "ہدیہ" لے کر آگیا۔ آپ نے وہ لینے سے انکار کردیا، بلکہ بڑے دل گیر ہوئے کہ یہاں تو مجھے اس طرح رشوت سے سابقہ پڑتا رہے گا۔ کسی نے تسلی دی کہ آپ نے کون سا ہدیہ لے لیا ہے جو اتنے پریشان ہو رہے ہیں۔ تو والد محترم نے جواب دیا اس وقت تو بیشک نہیں لیا مگر کسی وقت انسان ذاتی طور پر ضرورت مند بھی ہو سکتا ہے۔ ایسے وقت میں اس طرح کی رشوت میرے لئے مسلسل فتنہ اور آزمائش بنتی رہے گی۔ لہٰذا استعفیٰ دے کر واپس آگئے۔

ملٹری کی ملازمت بے شک چھوڑ دی، مگر فوجی نظم و ضبط عمر بھر ابا جان کی زندگی کا لازمی جز بنا رہا، نظام الاوقات ایسا بنا لیا تھا کہ سارے کام نظم و ضبط سے پورے کرلیتے تھے۔ علاوہ ازیں اکلِ حلال اور اس کے ساتھ صدقِ مقال بھی عمر بھر ان کا خصوصی وصف رہا۔

آبائی پیشہ

فوج کی ملازمت چھوڑنے کے بعد کچھ دیر آبائی قصبہ کیلیانوالہ میں دکان چلائی۔ بالآخر اپنے آبائی پیشہ کو ہی ذریعہ معاش بنا لیا۔ ۱۹۴۷ء کو لاہور میں آگئے اور ادارہ فیروز سنز لیمٹڈ سے وابستہ ہوگئے۔ یہاں اردو اور عربی دونوں طرح کی کتابت کی۔ ساتھ ساتھ اپنی تعلیم بھی پرائیویٹ طور پر جاری رکھی۔

۱۹۵۲ء میں منشی فاضل کا امتحان دیا۔ ساتھ ہی ایف۔اے انگلش کا امتحان بھی پاس کرلیا۔ بعد ازاں بی۔اے کے لئے داخلہ بھیجا۔ مگر بعد میں ساری عمر فراغت نہ مل سکی۔

۱۹۸۵ء میں وفاق المدارس السلفیہ کا امتحان بھی فرسٹ ڈویژن میں پاس کرلیا تھا۔ کتابت میں موروثی قابلیت اور طبع زاد ذہانت کے باوجود اساتذہ فن سے بھی کسبِ فیض کیا۔ خط نسخ (عربی) میں مولانا عبدالغفار مرحوم کیلانی اور مولانا محمد حسین مرحوم سے اور خط نستعلیق (اردو) میں محمد صدیق الیاس رقمؔ صاحب سے استفادہ کیا۔

۱۹۵۴ء میں لاہور کے شمالی علاقہ وسن پورہ میں اپنا مکان تعمیر کرکے اہل و عیال کو بھی لاہور لے آئے۔ اس طرح لاہور میں مستقل طور پر قیام پذیر ہوگئے۔ اب ان کی رہائش گاہ (یعنی دارالسلام وسن پورہ لاہور) فن خطاطی کا ایک مستقل ادارہ بن چکی تھی۔ جہاں سے اپنے خاندان کے تقریباً تمام نوجوان افراد نے کسبِ فیض کیا۔ کسی نے ان سے عربی کی مکمل کتابت سیکھی۔ کسی نے اردو کی مکمل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشنویسی سیکھی اور کسی نے ان سے جزوی طور پر استفادہ کیا۔ اس طرح بے شمار لوگوں نے ان سے کتابت سیکھی۔ جن میں خاندان کے تقریباً بیس افراد بھی شامل تھے۔ دورانِ قیام ان میں اکثر کا تمام خرچہ بھی برداشت کرتے، ان کی تربیت بھی کرتے ان کو نماز اور ترجمہ قرآن کی تعلیم بھی دیتے اور پھر روزگار بھی دلاتے۔ جب وہ برسرروزگار ہو جاتے تو واپس چلے جاتے۔

خود ان کے اپنے دونوں بڑے بھائیوں یعنی مولانا محمد سلیمان کیلانی نے اردو میں اور مولانا محمد ادریس کیلانی نے عربی میں ان سے استفادہ کیا تھا۔ آپ کی کتابت کے دو دور تھے: پہلا ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۶۵ء تک ہے۔ اس دور میں ادارہ فیروز سنز لاہور سے وابستہ رہے۔ اس دوران زیادہ تر کام اردو کا اور تھوڑا بہت عربی کا کیا۔ دوسرے دور میں سارا کام عربی کا کیا۔ بلکہ ۱۹۷۱ء ہی سے ۱۹۸۱ء تک صرف قرآن پاک کی کتابت کی۔ تاج کمپنی کے کئی قرآن پاک ابا جان نے لکھے۔

۱۹۸۵ء میں کتابت کا کام تقریباً ختم ہوگیا۔ اس دوران آپ تقریباً پچاس قرآن پاک اپنے دستِ مبارک سے لکھ چکے تھے۔ اور ایک قرآن تو انہوں نے اس طرح لکھا (۷۲-۱۹۷۱ء) کہ تمام مکی سورتیں حرم مکہ میں خانہ کعبہ کے سامنے رکن یمانی کے پاس بیٹھ کر لکھیں اور تمام مدنی سورتیں مدینہ منورہ میں، مسجد نبوی ﷺ میں صفہ (چبوترے) پر بیٹھ کر لکھیں۔

تصنیف و تالیف کا دور

اللہ تعالیٰ نے تصنیف و تالیف کا ملکہ بھی عطا کر رکھا تھا جونہی بڑے صاحبزادے ڈاکٹر حبیب الرحمٰن کیلانی صاحب نے طائف میں ملازمت کے بعد مالی تعاون کرنا شروع کیا تو انہوں نے اسی ترتیب سے بتدریج کتابت کا کام کم کرکے اپنے علمی ذوق کی تسکین کے لئے تصنیف و تالیف کا کام شروع کردیا۔ ۱۹۸۵ء میں مکمل طور پر کتابت چھوڑ دی۔ اور تالیفی کام میں مکمل طور پر مصروف ہوگئے۔ دس سال کے قلیل عرصہ میں دس بارہ ضخیم کتابیں تیار کرلیں۔ اس کے علاوہ ان کے ایک سو کے لگ بھگ مضامین مختلف رسالوں مثلاً ماہنامہ محدث، ترجمان الحدیث، المعارف اور سہ ماہی مجلّہ المنہاج میں شائع ہوتے رہے۔ (موصوف کی جملہ تصانیف اور تمام مقالہ جات / علمی مضامین کا تفصیلی تذکرہ اور ان کے بارے میں معلومات "محدث" مجریہ جولائی ۹۶ء میں طبع ہوچکے ہیں۔ خواہشمند قارئین وہاں رجوع فرمائیں)

انعامات

www.KitaboSunnat.com

۱۹۸۷ء میں قومی سیرت کانفرنس اسلام آباد میں مضمون "اصلاح معاشرہ" پر ان کو میڈل ملا۔ پھر اسی سال جامع رحمانیہ (اہلحدیث) کورٹ روڈ کراچی میں مضمون "خلافت و جمہوریت" پر ان کو انعام ملا۔ ۱۹۸۴ء میں قومی سیرت کانفرنس منعقدہ کراچی میں ایک بار پھر انہوں نے مضمون "پیغمبر ﷺ اسلام داعیٔ امن و اخوت" پر -/۲۵۰۰ روپے کا پہلا انعام حاصل کیا۔

حج کی ادائیگی

والد مرحوم نے زندگی میں تین بار حج کی سعادت حاصل کی تھی۔

پہلی بار ۱۹۵۲ء میں اکیلے حج کے لئے گئے۔ دوسری بار اہلیہ اور بہو کے ہمراہ ۷۱۔۷۲ء میں شرفِ حج سے بہرہ مند ہوئے۔ اسی موقع پر خانہ کعبہ کے سامنے رکن یمانی کے پاس بیٹھ کر تمام مکی سورتیں لکھیں۔ اور تمام مدنی سورتیں مدینہ میں مسجد نبوی ﷺ کے چبوترہ پر بیٹھ کر لکھیں۔ اس طرح اس مبارک سفر کے دوران پورے قرآن پاک کی کتابت کی سعادت حاصل کی۔

تیسری بار ۱۹۸۱ء میں اپنی بیٹی (راقمۃ الحروف) کے ہمراہ حج کیا۔

اولاد و اطفال اور گھر کا ماحول

شادی، تعلیم کے دوران ہی والدین نے کردی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں عطا کیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کی خاطر ہی والد صاحب اہل و عیال کو لاہور لائے تھے۔ امی جان مرحومہ خود حافظہ قرآن تھیں۔ وہ بھی بچوں کی تعلیم کا بڑا خیال رکھتی تھیں۔ دونوں نے مل کر اپنے بچوں کو بہترین دینی و عصری تعلیم دلائی۔ لہٰذا سب اولاد اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ والدہ مرحومہ حافظہ قرآن ہونے کی بنا پر گھریلو کام کرتے ہوئے قرآن پاک پڑھتی رہتی تھیں۔ وہ یا تو خود پڑھ رہی ہوتیں یا پڑھا رہی ہوتیں۔ اپنے بچوں کو قرآن پاک ناظرہ خود پڑھایا۔ پھر سب کو قرآن پاک کا ترجمہ بھی پڑھایا۔ اپنے چار بچوں کو حافظِ قرآن بھی بنایا۔ اس کے بعد سب بیٹوں بیٹیوں کو مزید دینی تعلیم بھی دلائی۔ (علاوہ ازیں امی جان نے گھر میں درس و تدریس کا سلسلہ بھی شروع کر رکھا تھا، محلہ کی خواتین اور بچیاں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ہروقت آتی رہتی تھیں۔ والد صاحب نے بچوں کی تعلیم اور اس درس و تدریس کے سلسلے میں امی جان کے ساتھ پورا تعاون کیا)

بعد میں اس درس و تدریس نے "مدرسہ تدریس القرآن و الحدیث" کی باقاعدہ شکل اختیار کرلی۔ اس مدرسہ کی تاعمر نظامت ابا جان نے سنبھالے رکھی۔ جب بچے جوان ہوئے تو ان کی شادیاں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی دیندار گھرانوں میں کیں بلکہ رشتوں کے انتخاب میں صرف دین ہی کو مدنظر رکھا۔ ماشاء اللہ تمام داماد اور بہوئیں اسلامی شعائر کی پابند اور دینی و دنیاوی لحاظ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔

۱۹۸۷ء میں آخری بیٹے اور بیٹی کی شادی اکٹھی کرکے اس بھاری ذمہ داری سے بھی بخوبی سبکدوش ہوگئے تھے۔ میں اپنے کو نجیب الطرفین کہنے میں فخر محسوس کرتی ہوں، ان معنوں میں نہیں جن میں یہ لفظ عام طور پر مستعمل ہے بلکہ ان معنوں میں کہ والد مرحوم نے ساری عمر قرآن پاک کی کتابت کرکے ہمیں حلال روزی کھلائی اور والدہ مرحومہ نے ساری عمر قرآن پاک پڑھتے پڑھاتے ہمیں کھانا پکا کر دیا اور اس طرح اپنی اولاد کی رگ و پے میں قرآن پاک کی محبت بھر دی۔ جزاھما اللہ تعالی عنا خیر الجزاء

۷ فروری ۱۹۸۸ء میں آپ کی اہلیہ اور ہماری والدہ حمیدہ بیگم رحمہا اللہ تعالیٰ کا انتقال ہوگیا تو نومبر ۱۹۸۸ء میں شریعت کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنی چچا زاد بہن سے (جو اس وقت طلاق ہوجانے کی بنا پر پریشان تھیں) نکاحِ ثانی کرلیا۔ مقصد یہ تھا کہ میرا گھر آباد رہے، عزیزوں کے لئے دروازہ کھلا رہے اور پہلے کی طرح ہی بچے اور بچیاں بے تکلف آتے جاتے رہیں نیز برادری کے افراد کو بھی کوئی دقت محسوس نہ ہو۔

اور واقعی ابا جان مرحوم دوسری شادی کے بعد اپنی اولاد اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ عموماً اور سابقہ سسرال سے پہلے سے زیادہ حسن سلوک اور پیار و محبت سے پیش آئے۔ دوسری والدہ جنہیں ہم آپا جی کہتے ہیں۔ انہوں نے بھی ہمارے ساتھ پیار و محبت میں کوئی دریغ نہ کیا۔ ذرا ذرا سی بات پر ہم سب بھائی بہنوں کی دعوت کا اہتمام کرڈالتیں اور ہم سب کو وہاں اکٹھے دیکھ کر بہت خوش ہوتیں۔

سفر آخرت

والد محترم کی عمر ۷۲ سال تھی۔ اس عمر میں بھی ماشاء اللہ صحت مند اور چاق چوبند تھے۔ باقاعدہ مسجد میں نماز باجماعت پڑھنے جاتے۔ تصنیف کا کام اور مدرسہ تدریس القرآن والحدیث کی نظامت ساتھ ساتھ نباہ رہے تھے۔ آخر عمر تک صحت بحال تھی، اس لئے کبھی گرمیوں میں کولر اور سردیوں میں ہیٹر کے استعمال سے بھی گریز کرتے۔ کسی قسم کی تکلیف تھی نہ ان کو کسی پرہیز کی ضرورت تھی۔ لسی، دہی، دودھ جو چیز بھی مل گئی خوش ہوکر کھا لیتے، تاہم وہ سفر آخرت کے لئے تیار تھے اور اکثر اس کا تذکرہ بھی کرتے رہتے۔ اکتوبر ۱۹۹۵ء میں دو تین بار ہم سب بھائی بہنوں کو بلایا اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی وصیتیں یا قابل ذکر امور باقاعدہ نوٹ کروائے اور اس طرح ہمیں بھی ذہنی طور پر داغِ مفارقت کے اس صدمہ کے لئے تیار کرتے رہے۔ بعد از وفات پتہ چلا کہ ابا جان مرحوم کو دراصل ڈھائی ماہ قبل ایک خواب آیا تھا کہ دو آدمی آئے انہوں نے کہا کہ اپنی سائیکل، کپڑے اور جوتی رکھ دو اور ہمارے ساتھ چلو۔ چنانچہ انہوں نے ساری چیزیں رکھ دیں۔ اور ان کے ساتھ چل دیئے۔ تاہم اپنے تمام کام معمول کے مطابق انجام دے رہے تھے۔ اپنے گھر اور مدرسہ دونوں کی کچھ ضرورت و مرمت کے کام تھے' وہ مکمل کروائے، اپنے گھر میں اور کمروں کے اندر رنگ و روغن وغیرہ بھی کروایا۔

آخری دن ۱۸ دسمبر کو بھی ہر کام معمول کے مطابق کیا۔ بعد نماز مغرب اپنا کام لے کر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر کے بعد اسی طرح کھلی کتابیں چھوڑ کر اٹھے اور وضو کرکے عشاء کی نماز کے لئے تیز قدموں سے حسبِ معمول چلتے ہوئے مسجد گئے، بلکہ گھر سے باہر نکلتے ہوئے اپنے ہمسائے کو کہا:

"بھئی ظفر مجھے تم سے کام ہے۔ نماز کے بعد میں آکر تمہیں بتاتا ہوں" لیکن اللہ تعالیٰ نے ہی انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

۷:۱۰ پر گھر سے نماز کے لئے روانہ ہوئے اور ۷:۳۵ پر گھر میں ان کے جسد خاکی کو چارپائی پر ڈال کر لایا گیا —— اے اللہ! تو ان کی قبر کو نور سے بھر دے، ان کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنا دے، ان کا حساب کتاب آسان فرما، ان کی سیئات سے درگزر فرما اور ان کی نیکیوں کو شرفِ قبولیت عطا فرما۔

ان کے پسماندگان میں ایک بیوہ، چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ داماد، بہوئیں، پوتے، پوتیاں اور نواسے، نواسیاں، بلکہ پورا خاندان ہی ان کی وفات پر بے حد مغموم ہے۔ سب محسوس کرتے ہیں کہ مُشفق باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ وہ سراپا محبت تھے۔ اب یہ محبت کا سائبان نہیں رہا۔

نماز جنازہ حافظ محمد یحیٰی میر محمدی حفظہ اللہ نے پڑھائی۔ بلاشبہ ہزاروں نے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ پھر تیزی سے جنازہ اپنی آخری آرام گاہ کی طرف روانہ ہوا اور تدفین کے مراحل آناً فاناً طے ہوگئے۔ اللھم اجعل قبرہ روضۃ من ریاض الجنۃ .... آمین!

سیرت و کردار

والد صاحب اپنی ذات میں کئی اداروں کا مجموعہ تھے۔ انہوں نے بہت سے کام تنہا سنبھال رکھے تھے۔ اور ہر کام کمال درجہ کا کیا۔ فوج کی ملازمت ہو یا دوکانداری، خطاطی کا کام ہو کہ تصنیف و تالیف کا، مدرسہ کی ذمہ داری ہو یا صلہ رحمی کا مسئلہ، ہر کام میں وہ اپنی مثال آپ تھے۔ ماشاء اللہ بڑے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستعد تھے۔ بیک وقت کئی کام نباہنے والے تھے۔ کام کو سرانجام دینے کے بعد ہی تذکرہ کرتے۔ پہلے کبھی بات نہ کرتے۔ حتیٰ کہ سفر آخرت میں بھی اپنے اس معمول کو برقرار رکھا۔ سارا دن معمول کے مطابق کام کیا، رات کو رب سے جا ملے تو ہمیں پتہ چلا کہ آہ! اب تو والد صاحب اس دنیا میں نہیں رہے، وہ تو اپنے رب کے پاس جاچکے ہیں۔ طبیعت میں توازن اس طرح کا تھا کہ ہمیشہ روا داری اور وسعتِ قلب و نظر کا مظاہرہ کرتے، تشدد کے قائل نہ تھے، نہ کسی پر اپنی رائے ٹھونستے۔ اسی وجہ سے ذہنی طور پر جماعت اسلامی سے بھی قدرے متفق رہے۔ اوائل عمر میں ترجمان القرآن کے باقاعدہ قاری تھے۔

تمام شرعی امور کو ہر بات پر اولیت دی، نماز کا وقت ہوا تو کام یا باتیں کرتے ہوئے یکدم اٹھے اور وضو کرکے مسجد کو تیز قدموں سے چل دیئے۔ اس وقت کوئی ان کو روک نہ سکتا تھا۔ گھر میں کبھی ٹی، وی نہ رکھنے دیا۔ فوج کی ملازمت سے استعفیٰ دینا منظور کرلیا۔ مگر داڑھی نہ منڈوائی اُن کے ہاں زہد و احسان، شریعت کی پابندی ہی کا نام تھا۔ تقویٰ اور اخلاص کا یہ عالم کہ کبھی اپنے کسی کام کی تشہیر نہ کی بلکہ کسی نے پوچھا بھی تو کسر نفسی سے کام لیتے ہوئے گول مول بات کردی۔ کسی کے منہ سے اپنی تعریف بھی سننے کے روادار نہ تھے۔ سادگی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آخری عمر تک سائیکل پر ہی سفر کیا۔ حتیٰ کہ وفات کے دن بھی کم و بیش چار گھنٹے سائیکل پر اردو بازار میں سارے کام نمٹائے۔ معمولی قلم استعمال کیا۔ ہمیشہ سفید شلوار قمیص استعمال کرتے۔ اکلِ حلال اور دیانتداری کا بڑا التزام تھا۔ فوج کی ملازمت چھوڑنے کی ایک وجہ یہ تھی کہ کہیں کسی وقت میں رشوت میں ملوث نہ ہو جاؤں۔ تصنیف و تالیف کا کام بھی شروع کیا تو سب سے پہلے جو مستقل کتاب لکھی اس کا عنوان "اسلام کا ضابطہ تجارت" تھا۔ لین دین کے بے انتہا کھرے تھے۔ دوسروں کو اکثر قرض دیتے اور اگر کوئی نہ دے سکنے کی پوزیشن میں ہوتا تو اس کو اکثر معاف کردیا کرتے۔ کئی جگہ ویسے بھی رقم ماری گئی تو پروا نہ کی۔ اللہ تعالیٰ کی جناب میں ہروقت شکر گزار رہے۔ اپنا گھر بنایا تو اس کی پیشانی پر ﴿ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ ﴾ کی آیت لکھی۔ محنتی اور جفاکش ایسے کہ آخر تک ورزش نہ چھوڑی۔ دوسری طرف عید کے دن بھی ذرا وقت ملتا، تو اپنا کام لے کر بیٹھ جاتے، ایک دفعہ ۱۰۲ درجہ کا بخار چڑھا ہوا تھا اور اسی حالت میں کام کر رہے تھے، امی جان نے آرام کرنے کو کہا تو فرمایا لیٹ کر کیا کروں۔ کام کیوں نہ ختم کرلوں؟ دوا بہت کم کھاتے تھے۔ جب بھی کسی نے حال احوال پوچھا تو فرمایا الحمدللہ میں بہت اچھا ہوں، تندرست و توانا ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنا ہلکا جسم کہ ساری عمر صرف پچپن کلو وزن رہا۔ ۵ فٹ ۱۰ انچ قد کے دبلے پتلے جسم والے سادہ خوراک استعمال کرنے والے ابا جان مرحوم کام، کام اور صرف کام پر یقین رکھتے تھے۔ ان کی قوتِ ارادی اور ان کا عزم بالجزم ان کی بیماری میں بھی آرام نہ کرنے دیتا تھا، اس کے باوجود شگفتہ مزاج اور ظریف الطبع تھے، بات بات میں ہنسنے ہنسانے کا سامان کرلیتے۔ شعرو شاعری سے بھی لگاؤ تھا۔

صلہ رحمی

آپ کی تمام زندگی میں ایک بہت ابھرا ہوا عنوان صلہ رحمی ہے، وہ نبی کریم ﷺ کی اس حدیث کا مصداق تھے کہ

> "میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں جلوت و خلوت میں ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈروں خواہ کسی سے ناراض ہوں یا راضی، ہر حال میں انصاف کی بات کہوں۔ جو مجھ سے کٹے میں اس سے جُڑوں۔ جو مجھے محروم کرے میں اسے دوں اور جو مجھ پر زیادتی کرے میں اسے معاف کروں۔ میری خاموشی غور و فکر کی خاموشی ہو۔ میری گفتگو ذکر الٰہی کی گفتگو ہو۔ میری نگاہ عبرت کی نگاہ ہو اور میں لوگوں سے اچھی بات کہوں"

خاندان کی ہر غمی خوشی میں شرکت کرتے، بلکہ خاندان کا غمی یا خوشی کا کوئی موقع آپ کی شرکت کے بغیر نامکمل سمجھا جاتا۔ ہر مسئلہ کا فیصلہ آپ نے کرنا ہوتا تھا۔ رشتہ کا معاملہ ہو، کوئی لڑائی جھگڑا ہو، لین دین کی بات ہو، سب کا فیصلہ ابا جان مرحوم سے کروایا جاتا، برادری سے محبت بھرے معاملات تھے، بلکہ اس سلسلہ میں ان کی کچھ مخصوص اصطلاحات تھیں، مثلاً برادری فنڈ۔ اپنی آمدنی کا تیسرا حصہ وہ بطور برادری فنڈ نکالتے۔ جس سے برادری کے ہر ضرورت مند کی مدد کرتے۔ ہر فرد خاندان سے ذاتی روابط رکھتے۔ اس کے حالات معلوم کرنے کے لئے خود ان کے گھر جاتے۔ کسی کا ماہانہ، کسی کا ششماہی، کسی کا سالانہ انہوں نے مقرر کر رکھا تھا، اسی طرح ان کی ایک اصطلاح "برادری ٹور" تھا یعنی دو تین دن کا برادری کا اس طرح چکر لگاتے کہ ہر ایک کو مل بھی آئیں۔ اس کے حالات کا پتہ بھی کر آئیں اور جس کی جیسی کچھ مدد کرنی ہو وہ بھی اس کے گھر جاکر اس کو دے آئیں۔ ان کے دیکھا دیکھی بعد میں ہم ساری اولاد بھی حسبِ توفیق اس "برادری فنڈ" میں اپنا حصہ ڈالنے لگے۔

مدرسہ کی نظامت

گھر والے خواتین کے درس و تدریس کے سلسلہ نے وسعت اختیار کی اور باقاعدہ مدرسے کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکل اختیار کی، تو اس کے لئے الگ سے عمارت کا بندوبست کرنا، اس کے فنڈز، راشن، اخراجات کا اہتمام، اس کے تمام بیرونی کاموں کی ذمہ داری- بلکہ بوقتِ ضرورت پردہ میں طالبات کو پڑھانے کا کام بھی- یہ سارے امور آپ کے ذمہ تھے- ۱۹۸۰ء سے یہ کام آپ نے سنبھال رکھا تھا اور والدہ مرحومہ کے فوت ہوجانے کے بعد زیادہ مستعدی سے یہ کام سرانجام دیا- اس وقت مدرسہ کی بلڈنگ باہر سے اتنی خوبصورت لگتی ہے کہ کسی نے دیکھ کر تبصرہ کیا یہ تو سٹیٹ بنک کی عمارت محسوس ہوتی ہے- مدرسہ کے اندر تین خواتین اساتذہ کے لئے تین رہائشی فلیٹ بھی تعمیر کروائے- مدرسے میں اس وقت ۷۰ کے قریب طالبات ہوسٹل میں رہتی ہیں اور تقریباً پونے دو سو طالبات پڑھ کر گھروں کو لوٹ جاتی ہیں- پڑھائی کا معیار بھی الحمدللہ لاہور کے تمام زنانہ مدارس سے بہتر ہے- دوسری طرف شرک وبدعت کے گڑھ میں خواتین کے حلقہ میں اصلِ دین کی اشاعت بھی کر رہا ہے-

آپ نے پلاٹوں کا کام بھی کیا- یعنی لاہور کے انتہائی شمالی علاقہ بھارت نگر میں بہت سی زمین خریدی- اس کے کئی پلاٹ بنائے اور اپنے تمام بچوں، بچیوں بلکہ کچھ قریبی عزیزوں کو بھی ہبہ کیے- ایک علمی ذوق رکھنے والا آدمی کچہریوں کے چکر کہاں کاٹ سکتا ہے- مگر والد صاحب نے یہ کام بھی کیا- آخر اپنی علمی مصروفیات کے باعث اس سے بھی کنارہ کشی اختیار کرلی (رحمہ اللہ تعالی رحمۃ واسعۃ)

آپ کی ذات میں کئی ادارے جمع تھے

فنِ خطاطی

قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے کہ فیروز سنز اور تاج کمپنی کے بہت سے قرآن پاک آپ نے لکھے- آپ نے خود نوشت قابل ذکر یادداشت میں پچاس قرآن پاک لکھنے کا ذکر کیا ہے- یادداشت ہمیں ان کی وفات کے بعد ان کی کتابوں میں سے ملی ہے' ذاتی طور پر اپنے بارے میں ہمیں انہوں نے بہت کم بتایا-

تصنیف و تالیف کا کام

اباجان بیٹھ کر ساتھ باتیں بھی کرتے جاتے اور اپنا کام بھی کرتے رہتے- لکھنے کے لیے کبھی الگ تھلگ جگہ کا اہتمام نہ کیا- رات کو گیارہ بارہ بجے تک بیٹھ کر کام کرتے رہتے- چنانچہ دس بارہ سال کے عرصہ میں ضخیم کتابیں دس بارہ کی تعداد میں تصنیف کرلیں- سب کے موضوع اچھوتے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخلیق ہوتے۔ پہلے ان کتب کو تصنیف کرنا پھر خود ہی ان کی کتابت کروانا ان کو طبع کرانا۔ پھر سٹاک گھر میں پڑا رہنا، خود ہی آرڈر آنے پر ان کے پارسل بنا کر ارسال کرنا.....دوسرے لفظوں میں پورے ادارے کا کام وہ تنہا خود کرتے - نہ کوئی پبلسٹی نہ تشہیر، نہ کسی سے مالی تعاون کی اپیل - ان کتابوں کی طباعت کا بندوبست بھی اپنے گرہ سے ہی کرتے - انہوں نے سوائے ایک کتاب "مترادفات القرآن" کے کسی بھی کتاب کے حقوق اپنے لیے محفوظ نہ کیے - دراصل وہ تو سب کچھ رضائے الٰہی کی خاطر اور افادۂ عام کی خاطر کرتے تھے۔ لہٰذا تاجرانہ کاروبار یا سود وزیاں کی ان کو پروا ہی نہ تھی۔ چنانچہ ان کی کئی کتب ان کی اپنی زندگی میں بیرون پاکستان لوگوں نے اپنے طور پر طبع کروائیں اور ابا جان یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے کہ ان کی کتب لوگوں کو فیض پہنچا رہی ہیں۔ مرحوم کی کتب کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ابتدا ایک پمفلٹ "قرآن نافہمی کے اسباب اور ان کا حل" مطبوعہ ۱۹۷۸ء سے کی - یہ پمفلٹ کئی بار طبع ہو چکا ہے۔

نمبر شمار	نام کتب	سن طباعت
۱-	اسلام میں ضابطہ تجارت	۱۹۸۱ء
۲-	خلافت و جمہوریت	۱۹۸۱ء
۳-	روح، عذابِ قبر اور سماعِ موتی	جولائی ۱۹۵۸ء
۴-	عقل پرستی اور انکار معجزات	۱۹۸۵ء
۵-	سرگزشت نورستان (افغانستان کی ریاست نورستان کے حالات)	۱۹۸۶ء
۶-	اسلام میں فاضلہ دولت کا مقام	جولائی ۱۹۸۷ء
۷-	احکامِ ستر و حجاب	اکتوبر ۱۹۸۷ء
۸-	آئینہ پرویزیت	اکتوبر ۱۹۸۷ء
۹-	شریعت و طریقت	اکتوبر ۱۹۸۸ء
۱۰-	مترادفات القرآن (اپنے موضوع پر پہلی کتاب)	۱۹۹۱ء
۱۱-	تجارت اور لین دین کے مسائل	اکتوبر ۱۹۹۱ء
۱۲-	الشمس والقمر بحسبان	۱۹۹۲ء

یہ وہ کتابیں ہیں جو آپ کی زندگی میں طبع ہو چکی تھیں۔ دو کتب کی طباعت بعد میں ہوئی جن میں ایک تو مختصر تفسیر "تیسیر القرآن" کے نام سے گذشتہ سال ریاض میں طبع ہوئی ہے جس میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمۂ قرآن کریم بھی موصوف کا ہی ہے۔ دوسری کتاب "رسول اللہ ﷺ بحیثیت سپہ سالار" ۳۲۰ صفحے کی ہے جو ۱۹۹۶ء میں لاہور سے شائع ہوئی۔ علاوہ ازیں چند دیگر کتب تیار ہونے کے بعد طباعت کے آخری مراحل میں ہیں جن میں ایک تو آپ کا عظیم علمی کارنامہ منہج سلف کے مطابق قرآن کریم کی ۶ جلدوں میں تفصیلی تفسیر ہے۔ جو تفسیر القرآن بالحدیث کا عمدہ نمونہ ہے۔ یہ تفسیر مکمل ہو چکی ہے بلکہ اس کا انڈکس بھی والد مرحوم نے تقریباً چھبیسویں پارے تک تیار کرلیا تھا۔ سال رواں میں ہی اس کی ابتدائی جلدیں شائع ہو جائیں گی۔ دوسری کتاب رسول اللہ ﷺ کی سیرت پر ایک خوبصورت تصنیف ہے جو حبِّ نبوی سے سرشار ہو کر لکھی گئی ہے کتاب کا نام "صبر وثبات کے پیکرِ اعظم ـــــ محمد صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔

علم وفضل کا عظیم سرچشمہ جس نے شریعت کو نام نہاد طریقت، عقل پرستی، انکارِ حدیث، بدعت، شرک، رسوم ورواج جیسے جھاڑ جھنکار فتنوں سے پاک اور مصفے کرنے میں عمر گزار دی، اب تہہ خاک مدفون ہے۔ وہ چہرہ جس کے دیکھنے سے اللہ یاد آتا تھا، اب منوں مٹی کے نیچے دبا ہے۔ میرے لیے دعائیں کرنے والا شفیق باپ اب اپنے رب کے پاس چلا گیا ہے۔ اے اللہ دل غمگین ہے، آنکھیں اشکبار ہیں پر ہم تیرے فیصلے پر راضی ہیں۔ یا اللہ تو ان کا حساب کتاب آسان فرما ـــــ اللهم حاسبه حسابا يسيرا - اللهم لاتحرمنا اجره ولاتفتنا بعده.....آمین!!

اے اللہ! ہمیں مرحوم کے علمی ورثہ کو سنبھالنے کی بھی توفیق عطا فرما اور والدین کی طرف سے مدرسہ کی شکل میں اور کتب کی شکل میں جو ذمہ داریاں اللہ نے ہمارے کندھوں پر ڈالی ہیں، ان سے اچھی طرح عہدہ برآ ہونے کی توفیق دے۔ آمین!

مرحوم کے لیے صدقہ جاریہ

حدیثِ نبوی کے مطابق صدقہ جاریہ کی جو تین شکلیں بتائی گئی ہیں۔ وہ نیک اولاد، مدرسہ اور کتب ـــــ کی شکلوں میں ان کا صدقہ جاریہ موجود ہے۔ (مرحوم کی اولاد میں سے اس وقت ماشاء اللہ ۴۴ حافظِ قرآن موجود ہیں۔) اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جنت کی اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ جس طرح دنیا میں ان کو عزت ووقار عطا کیا اسی طرح آخرت میں بھی عظیم اجر اور انعام سے نوازے.... آمین!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ